

Ikhlaqi Pasti

[xə0\]اگست کا تھکا ماندہ سورج مغرب کی سمت بادلوں میں منہ چھپا رہا تھا۔ مسز امر کی گاڑی پورچ میں آکر رکی تھی۔ مسز امر نے گاڑی کا انجن بند کیا، اپنا ہینڈ بیگ اور موبائل ہاتھ میں پکڑا اور گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھ گئیں۔ اندر داخل ہوئیں تو سب کچھ معمول کے مطابق چل رہا تھا۔ بچے ٹیوٹر کے پاس پڑھ رہے تھے کوثر کھانا پکا رہی تھی۔ وہ سیدھی اپنے کمرے میں گئیں۔ بیگ رکھا، ساور لیا اور فریش ہو کر تھوڑی دیر کے لیے لیٹ گئیں۔ ابھی انہیں لیٹے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ احمر صاحب بھی آگئے۔ انہیں کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ سوئی بن گئیں۔ ان کا رویہ اپنے شوہر کے ساتھ بڑا عجیب سا تھا حالانکہ دونوں کی پسند کی شادی تھی۔ علینہ کا تعلق اچھے گھاتے پیتے گھرانے سے تھا۔ جہاں کسی چیز کی کبھی کوئی کمی نہیں تھی جبکہ احمر کا تعلق ایک مٹل کلاس گھرانے سے تھا جہاں دس مرلے کا ایک گھر تین بھائیوں کی ملکیت تھا۔ علینہ، احمر کی ظاہری خوب صورتی اور آواز پر مر مٹیں۔ ان دنوں احمر ایک سیلولر کمپنی کے کال سینٹر میں ملازمت کرتے تھے۔ علینہ چار بھائیوں کی اکلوتی بہن تھیں۔ باپ کی سرچڑھی نہیں۔ گھر جا کر وہ رونا پیٹنا شروع ہوئیں کہ سب کو ان کی بات مانتے ہی بنی۔ احمر سے شادی کے بعد تو وہ گویا ہواؤں میں اڑنے لگیں۔ پاؤں زمین پر تب لگے جب وہ احمر کے آبائی گھر میں آئی۔ جہاں کا ماحول ان کے گھر کے ماحول سے بالکل الٹ تھا جیسا وہ پیچھے چھوڑ آئی تھیں۔ دونوں جیتے شادی شدہ، ایک کے تین بچے دوسرے کے چار وسائل کی کمی ہر وقت کی پیچ اور شور شرابے نے ان کا دماغ الٹ دیا تھا۔ تم ملک سے باہر چلے جاتے۔ یہاں ہمارا گزارا نہیں ہے۔ جب ان کا پہلا بیٹا پیدا ہوا تو انہوں نے شوہر کو مجبور کرنا شروع کر دیا۔ احمر کا ایم سی ایس مکمل ہو گیا تھا۔ تھوڑی جلدی کے بعد انہیں xə0\ xə0 میں اچھی جاب مل گئی۔ مز علینہ احمر نے سکون کا سانس لیا۔ احمر کے جانے کے بعد وہ بیٹھے سمیت اپنے والدین کے گھر آگئیں کہ ان کے دو بھائی ملک سے باہر تھے اور دو اپنی نوکریوں کے سلسلے میں xə0 شہروں میں مقیم تھے۔ احمر کے جانے کے بعد وہ خود بھی نوکری کرنے لگیں۔ پانچ سال کی مسلسل محنت کے بعد وہ اس قابل ہوئیں کہ شہر کے پوش علاقے میں پانچ مرلے کا ایک گھر بنا سکیں۔ اس دوران ان کا دوسرا بیٹا بھی دنیا میں آگیا تھا۔ گھر بنتے ہی احمد ہمیشہ کے لیے واپس آگیا۔ امر کا یہ فیصلہ مسز علینہ احمر کو ایک آنکھ نہ بھایا۔ دوستم کنوئیں کے میڈٹک ہی رہنا تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ اپنا لائف اسٹائل بہتر کر سکو۔ ابھی گھر ہی بنا ہے، گاڑی رہتی ہے، گھر کو فرنش کرنا ہے مگر نہیں تمہیں تو واپس آنے کی جلدی تھی۔ ”وہ احمر پر چڑھ دوڑ میں مگر احمر اپنے فیصلے پر ٹٹ گئے۔ مسز علینہ احمر انہیں تو واپس نہ بھیج سکیں لیکن خود اپنی جاب کے حوالے سے اتنی حساس ہو گئیں کہ ہر جائز نا جائز حربہ استعمال کر کے وہ آج مینجر کے عہدے پر فائز ہو گئی تھیں۔ مسز علینہ احمر ان خواتین میں سے تھیں جو برینڈز اور اپر کلاس لائف اسٹائل کو اپنانے کے چکر میں بعض اوقات اپنے آپ سے بھی اتنے دور نکل جاتے ہیں کہ ان کا کردار اور اخلاق پسینوں کی طرف سفر کرنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ یہ بات بھول کر کہ قیمتی سے قیمتی لباس بھی گھٹیا اخلاق اور کردار کو چھپانے میں ناکام رہتا ہے، پر xə0 کیڑے اور بیگ خریدنے کے لیے کمیٹیاں ڈالتیں۔ گرمیوں کی چھٹیاں ملک سے باہر گزارنے کے لیے فرض لینیں لیکن جائیں ضرور اور پھر فیس بک پر اپنے ایک ایک پل کی تصویر میں اپ لوڈ کر کے دوسروں کو متاثر کرنے میں لگی رہتی تھیں۔ احمد بھی اب مینجر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ بچے اچھے پرائیویٹ اسکولوں میں پڑھ رہے تھے۔ وہ چاہیں تو قناعت کے ساتھ اچھی زندگی گزار سکتی تھیں پھر بھی مسز علینہ احمر مطمئن نہ تھیں۔ خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہتی تھیں۔ اپنے جھوٹے رکھائو اور دکھاوے کو برقرار رکھنے کے چکر میں اکثر مالی تنگی کا شکار رہتیں۔ ان کے نزدیک احمر کی حیثیت بھی دو کوڑی کی ہو کر رہ گئی تھی، جسے وہ تین میں شمار کرتی تھیں۔ انہوں نے اپنے سسرالی رشتہ داروں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا تھا۔ بھلے ذہنی سکون سے محروم تھیں، تاہم کسی نہ کسی طرح انہوں نے اپنا شاندار لائف اسٹائل برقرار رکھا ہوا تھا۔ xə0 کوثر مسز علینہ احمر کے ہاں پچھلے دس سال سے کام کر رہی تھی۔ وہ ایک بیوہ عورت تھی۔ اس کی ایک بیٹی اور دو بیٹے تھے۔ جب وہ مسز علینہ احمر کے ہاں آئی تھی تو اس کی بیٹی بارہ سال کی تھی۔ کوثر ایک خود دار اور قناعت پسند عورت تھی۔ جو اپنے کام کو عبادت سمجھ کر کرتی تھی۔ صبح وقت پر آتی اور شام کو اپنا کام پورا کر کے وقت پر ہی چلی جاتی۔ چھٹی کرنا ہوتی تو پہلے بنا کر جاتی۔ مسز علینہ احمر کو بھی اس سے کوئی شکایت نہیں ہوئی تھی اور سب سے بڑھ کر وہ بلا ضرورت چھٹی بھی نہیں کرتی تھی اور نہ ہی اسے مانگنے ٹانگنے کی عادت تھی۔ xə0 مسز علینہ احمر xə0 موڈ میں ہوتیں تو اپنے کچھ پرانے کیڑے اور سامان نکال کر خود ہی اس کے حوالے کر دیتیں جسے وہ شکریے کے ساتھ لے لیتی مگر خود کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا تھا۔ اتوار کو اس کی چھٹی ہوتی تھی۔ اچی اگلے مہینے میری بیٹی کی شادی ہے۔ میں نے اپنی اماں کے ساتھ کمیٹی ڈالی ہوئی تھی۔ اس مہینے میری کمیٹی نکل آئی ہے اماں بیمار ہیں اس لیے وہ مجھ سے کہہ رہی ہے کہ میں کمیٹی لے جاؤں۔ اس لیے میں ہفتے کو نہیں آؤں گی کوثر نے چھٹی کے وقت میسر علینہ امر کو مخاطب کیا۔ کوثر کی اماں کسی گاؤں میں رہتی تھی۔ xə0 - مسز علینہ احمر نے اسے ایک نظر دیکھا اور دوبارہ سے لپ ٹاپ پر مصروف ہوئیں۔ وہ اس سال ذہنی کیا فیملی ٹرپ پلان کر رہی تھیں۔ ان کی تین لاکھ کی کمیٹی نکلی تھی۔ پوری فیملی کے ساتھ xə0 جانے میں کل خرچ تقریباً پانچ لاکھ روپے آ رہا تھا۔ دو لاکھ روپے بینک سے ادھار xə0 کرنے کا پکا ارادہ کر چکی تھیں۔ اب بھی وہ لپ ٹاپ پر ذہنی کے مشہور مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کر رہی تھیں۔ ٹھیک ہے کوثر تم جاؤ۔ جب مسز علینہ احمر کے اچھا کے بعد xə0 xə0 خاموشی چھا گئی تو اجازت کی منتظر کوثر کو کھڑے دیکھ کر احمر نے کہا۔ آپ سے کتنی دفعہ کہا ہے کہ نوکروں کے معاملے میں مت بولا کریں۔ xə0 تم بھی تو حد کرتی ہو وہ تمہارے جواب کی منتظر تھی اور تم لپ ٹاپ میں گم ہو۔ احمر نے بھی xə0 جواب دیا۔ ”تو آپ کو کیا بمردی ہو رہی ہے؟“ تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔ احمر اٹھ کر چلے گئے۔ مام ام xə0 xə0 جارہے ہیں ناں؟ ناشتے کی میز پر ان کے بڑے بیٹے نے ماں سے سوال کیا۔ جی میری جان ضرور جائیں گے۔ آپ جاؤ اب جا کر آئی وی دیکھو۔ گرمیوں کی چھٹیاں نہیں سو بچے بھی آرام سے اٹھتے تھے۔ آج تو اتوار تھا اس لیے سب ہی تاخیر سے اٹھتے تھے۔ احمر کل تم ذرا جلدی آجنا۔ ویزے کے لیے اپلائی کرنے جاتا ہے۔ انہوں نے اخبار پڑھتے احمر کو متوجہ کیا۔ انہوں نے اخبار طے کر کے ایک طرف رکھ دیا۔ کچھ دیر مسز علینہ احمر کو اسے دیکھنے رہے جو xə0 xə0 جوس xə0 xə0 لے رہی تھی۔ ”میرا خیال ہے کہ اس سال ہم xə0 ٹرپ کینسل کر دیتے ہیں۔ xə0 xə0 کیوں؟ وہ تڑپ اٹھیں۔ کوثر کی بیٹی کی شادی ہے۔ بیٹیم بچی ہے۔ ان پیسوں سے ہم اس کی

مدد کر دیتے ہیں۔ کیا مطلب! کوثر کو تین لاکھ روپے دے دوں؟ انہیں احمر کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔ نہیں، کمیٹی میں سے ایک لاکھ روپے\xa0 دے\xa0 دیں۔\xa0 کوثر پچھلے دس سال سے ہمارے ہاں ملازم ہے۔\xa0 ضرورت مند اور خود دار بھی ہے۔ کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتی۔ اس کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ ملازموں کے بھی\xa0 حقوق ہوتے ہیں۔ اس کی بچی یتیم ہے۔ ویسے بھی ثواب کا کام ہے۔ احمر نے کہا۔ تم تو رہنے ہی دو۔ پورے سال کی تھکن اتارنے کا ایک موقع ملتا ہے وہ بھی تم خراب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔\xa0 انہوں نے\xa0 کوثر کو ایک انداز میں کہا۔ مسسز علینہ احمر کی پوری فیملی پندرہ روز کے لیے دبئی چلی\xa0 گئی۔ وہاں خوب بلا گلا، سیر و تفریح اور شاپنگ کی۔ مسز علینہ احمر نے ایک ایک لمحے کی تصاویر فیس بک پر اپ لوڈ کیں۔ ہر لمحے سے لطف اندوز ہو کر سب پندرہ روز بعد وہ\xa0 واپس آ گئے۔ ارے ہاں ہاں صرف پانچ لاکھ میں تھا۔ بس ایسا ہی ہے۔ اتنے تھوڑے پیسوں میں ایسی موج مسٹی ہوگئی کہ بس پورے سال کی تھکاوٹ اتر گئی۔ ہاں پیر\xa0 سے میں افس اوں گی۔ وہ اپنی کو لیگ کو بتا رہی تھیں۔ آج کل وہ بہت ہی فریش اور خوش دکھائی دے رہی تھیں۔ شام کا وقت تھا۔ کوثر اپنا سارا کام مکمل کر چکی تھی۔ مسز علینہ احمر اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں۔ احمر لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے اور ساتھ ساتھ ٹی وی بھی دیکھ رہے تھے۔ کوثر کچن میں بیٹھ کر\xa0 علینہ احمر کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ اگلے بقیے اس کی بیٹی کی شادی تھی۔ شادی گاؤں میں ہونا تھی۔ اس لیے اسے ایک ہفتے کی چھٹی چاہیے تھی۔ جونہی\xa0 علینہ احمر باہر آئیں کوثر فوراً ان کے پاس آئی اور اپنا مدعا بیان کیا۔ مبارک ہو کوثر\xa0 تم خوشی خوشی جاؤ۔ اچھا پہلے کمرے سے میرا پرس اٹھا لاؤ۔ وہ احمر کے ساتھ بیٹھیں۔ اتنے میں کوثر ان کا پرس لے آئی۔ یہ میری طرف سے رکھ لو۔۔۔ پورے دس ہزار روپے ہیں۔ بیٹی کے لیے کچھ خرید لینا۔\xa0 علینہ احمر نے ایک لفافہ کوثر کی طرف بڑھایا۔ کوثر نے لفافہ پکڑا اور سلام کر کے رخصت ہوگئی۔ احمر ان کو حیرت بھری نظروں سے تک رہے تھے۔ یہ روپے کہاں سے آئے؟\xa0 سیر اور شاپنگ کے چکر میں تم نے تو میرا اکاؤنٹ بھی خالی کر دیا تھا۔ امر جو کوثر کی مدد نہ کر سکنے پر دل ہی دل میں شرمندہ تھے، کہے بنا نہ رہ سکے۔ میں نے کہا تھا ناں کہ کچھ نہ کچھ کر لیں گے تو بس کر لیا۔ وہ اترائیں پھر بھی۔ بھئی میں نے اپنے گولیگز اور ماتحتوں تک یہ پیغام پہنچایا کہ ایک یتیم بچی کی شادی ہے تو جتنا کسی سے ہو سکے مدد کر دے۔ یتیم بچی کی شادی کا سن کر سب نے ثواب کے لالچ میں کچھ نہ کچھ دے دیا اور یوں میرے پاس دس ہزار روپے جمع ہو گئے جو میں نے کوثر کو دے دیے۔ دیکھ لو اتنی بڑی رقم اکٹھی دیکھ کر کوثر کیسے خوشی خوشی گئی ہے۔ مسز علینہ احمر نے اتنی بڑی رقم پر زور دیا۔ وہ اپنے کارنامے پر پھولے نہیں سما رہی تھیں۔ دس ہزار اور اتنی بڑی رقم واہ کیا معیار ہیں ہم مادی چیزوں کے پیچھے بھاگنے والے انسانوں کے اپنے نفس کو خوش کرنے کے لیے جب ہم خود پر خرچ کرنے لگیں تو لاکھوں روپے بھی معمولی رقم دکھتی ہے اور اللہ کی راہ میں دینا ہو تو وہ دس ہزار جن میں ہماری اپنی جیب سے ایک روپیہ بھی شامل نہیں ہو، بہت بڑی رقم لگتی ہے۔” احمر\xa0 ان کی اس حرکت پر دکھ سے سوچ کر رہ گئے تھے۔\xa0 'n']